JAMIA MUFTAH-UL-ULOOM
UL-ISLAMIA HANGU
ADMINISTRATOR
ZAI UL ISLAM S/O
HAFIZ FAKHRUL ISLAM(LATE)
FAAZIL-E-DEVBAND

دارالافتاء
جامعہ مفتاح العلوم الاسلامیہ ہنگو
صوبہ خیبر پختونخواہ پاکستان
مہتمم: ضیاء الاسلام ولد حافظ فخر الاسلام مرحوم (فاضل دیوبند)

فون مدرسہ: 0332-5544454 - 0332-9717711

تاریخ 7/8/2023

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مفتی صاحب

ایک ایپلیکشن یا بزنس ویب ہے جس میں سو ڈالر سے انویسٹمنٹ شروع ہوتی ہے یعنی کاروباری شرکت کی ایک قسم ہے اور پھر وہ مطلوبہ انویسٹمنٹ کرنے پر آپ کو روزانہ کی بنیاد پر دس سے بارہ ٹاسک دیتے ہیں کہ اپ اسکو کسٹمر تک پہنچائے مثلا موبائل کی تصاویر ہو چارجرز کی تصاویر ہو یا بیگ وغیرہ کی تصاویر ہو۔ جس پر فی ٹاسک دو ڈالر دئے جاتے ہیں بس جتنی رقم اپکے اکاونٹ میں بڑھتی جائے گی تو ڈالر کی کمیشن ریٹ بھی اکو بڑھا کر دیا جاتا ھے یہ بھی یاد رہے کہ ابتداء میں جو انویسٹمنٹ کے نام پر سو ڈالر یا اس سے زیادہ جمع کروانا پڑتا ہے اس ویب یا ایپلیکشن والوں کو، تو وہ رقم پھر واپس نہیں کئے جاتے۔

الجواب حامدا ومصلیا

واضح رہے کہ کوئی بھی بزنس ہو تو شرعی طور پر انکی درستگی اور جواز کیلئے یہ ضروری ہے کہ مبیع کا حقیقت میں وجود ہو، قبضہ کا حقیقی یا حکمی عنصر پایا جاتا ہو اور قبضہ کرنے اور دلوانے پر قادر بھی ہو، وقت، مقدار اور صفات معلوم ہو، اس چیز کا خرید وفروخت شریعت میں جائز ہو یعنی شراب وغیرہ نہ ہو۔ دھوکہ، جوا، سودی معاملہ سے پاک ہو، ایسے شرائط نہ ہو جو شرعی معاملہ کرانے میں رکاوٹ ہو، جہاں تک SRA کے بزنس ایپ یا ویب کا مسئلہ ہو تو اس میں ہم نے کئی مبتلی بہ افراد سے معلومات حاصل کئے، ان میں اور اپکے سوال میں کوئی فرق نہیں

بصدق صورۃ مسئولہ SRA کے اس بزنس ایپ یا ویب میں ابتدائی انویسٹمنٹ کے پیسے شرعی شرکت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہیں اس میں شرعی طور پر درج ذیل مفاسد پائے جاتے ہیں (۱) شرعی طور پر جو شرکت کی جاتی ہے اس میں شرکت کے خاتمے پر اصل مال مالک کو واپس کیا جاتا ہے جب حقیقت میں نقصان نہ ہوا ہو، جبکہ یہاں وہ مال ضبط کیا جاتا ہے واپسی نہیں ہوتی بغیر کسی نقصان ہونے کے۔ جو کہ جوا (قمار) ہے بایں طور کے، کہ جو پیسے انویسٹمنٹ کے نام پر لئے گئے ہیں وہ اس بزنس ویب سے نکل جانے یا چھوڑنے پر واپس نہیں ملتے۔ پس معلوم ہوا کہ اپنے پیسے یقینا ڈوب گئے جبکہ منافع موہوم ومشکوک ہیں۔ منافع زیادہ بھی کما سکتے ھو اور کم بھی، جو کہ قمار ھی ھے

(۲) یہاں پر مبیع کا وجود یقینی معلوم نہیں، جو تصاویر دی جاتی ھیں اسکا حقیقت حال معلوم نہیں، جس کی بناء پر حقیقی قبضہ یا حکمی قبضہ کا عنصر بھی نہیں پایا جاتا لہذا (غرر) یعنی دھوکہ یقینی ھے

(۳) اس بزنس ایپ میں تیسری شرعی کمزوری یہ ھے کہ اکاونٹ میں جتنے ڈالرز یا پاکستانی پیسے زیادہ ھوتے جائیں گے اتنا ھی کمیشن بڑھایا جاتا ھے حالانکہ اکاونٹ میں پڑے ھوئے رقم کی حیثیت قرض کی ھے اور قرض کے مال پر کمیشن بڑھانا یہ تو سود ھے

(رواه المسلم، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، ح ٣٨٣٦، ج ٢ ص ١٦، م رحمانیہ)

عن ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر۔

(رواه المسلم، باب بطلان بیع الحصاۃ والبیع الذی فیہ غرر، ح ٣٨٠٨، ج ٢ ص ١٣ م رحمانیہ) ٣

قال السرخسی الحنفی: الغرر ما يكون مستور العاقبة، الغرر هو الخطر بمعنى ان وجوده غير متحقق فقد يوجد وقد لا يوجد۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، باب بیع الغرر، ج ٤ ص ٤٣٦، ٤٣٧) ٤

واذا عرفت المبيع والثمن فنقول من حكم المبيع اذا كان منقولا ان لا يجوز بيعه قبل القبض۔

(الفتاوی الہندیہ، الفصل الثالث فی معرفۃ المبیع والثمن ۔۔۔ الخ، ج ٣ ص ١٣، م رشیدیہ) ٥

الغرم بالغنم ------

ان من ينال نفع شئ يجب ان يتحمل ضرره مثلا أحد الشركاء في المال يلزمه من الخسارة بنسبة ماله من المال المشترك كما يأخذ من الربح

(درر الحکام لعلی حیدر رح، المادۃ ٨٧، ج ١ ص ٩٠، م العربیہ)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد ولی اللہ القریشی

جنت علی عنہ

معاون مفتی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 508
تاریخ 7/8/2023

جامعہ مفتاح العلوم الاسلامیہ

الجواب صحیح
مفتی